السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعزیہ داری کرنا جس طرح کہ اس ملک ہندوستان میں مروج ہے گناہ کبیرہ ہے' یا نہیں ؟ اور جو آدمی بعد توبہ کرنے اس فعل کے' پھر مرتکب اس کا ہوا' اس کا شرع شریف میں کیا حکم ہے ؟ اور جو لوگ مسلمان اہل سنت حنفی ہو کر تعزیہ داروں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھتے ہیں' اور جو رنج وراحت میں ان کے شریک رہتے ہیں اوران کے ان افعال شنیعہ پر مانع نہیں ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الحُکمُ اِلّا لِلّٰہِ   سُبحٰنَکَ لا عِلمَ لَنا اِلّا ما عَلَّمتَنا اِنَّکَ أَنتَ العَلیمُ الحَکیمُ ٣٢ ... سورة البقرة

ارباب فطانت پر واضح ہو کہ تعزیہ پرستی کرنا جس طرح پر کہ ملک ہندوستان وغیرہ میں شائع وذائع ہے ، سراسر شرک وضلالت ہے ، کیونکہ تعزیہ پرست لوگ فہم ناقص وخیال باطل ہیں' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر بناتے ہیں اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں ۔ اور اس کو نعش حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر بناتے ہیں ، اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں اور اس کو نعش حضرت امام حسین قرار دیکر نہایت عزت واحترام کے ساتھ ایک چیز بلند پر مثل چبوترہ وغیرہ کے اس کو رکھ کر ہر روز اس پر شربت ومٹھائی ومالیدہ وپھول وغیرہ اپنے زعم فاسد میں فاتحہ و نیاز دیتے ہیں اور کسی شخص کو اس چبوترے پر جوتہ پہرے ہوئے نہیں جانے دیتے اور اس مٹی کے سامنے جس کو نعش قرار دیا ہے سجدہ کرتے ہیں اور ترقی مال ودولت واولاد کی اس مٹی سے طلب کرتے ہیں کوئی منت مانگتا ہے کہ یا امام حسین میرا فلانا مریض اچھا ہو جائے کوئی کہتا ہے کہ میری فلانی مراد بر آوے ، اسی طرح کوئی اولاد مانگتا ہے کوئی اپنے اور مشکلات کے حل چاہتا ہے الغرض جو معاملہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ چاہیے وہ سب معاملہ اس مٹی کے سامنے جس کو نعش قرار دیا ہے' کرتے ہیں اور پھر اس نعش کی دستار بندی کر کے اور سہرہ و مقنع باندھ کے خوب ڈھول باجہ کے ساتھ تمام گشت کراتے ہیں' اور نعرہ یاحسین یاحسین کا مارتے ہیں ۔ علی ہذا القیاس اسی قسم کے اور بہت سے افعال شنعیہ ومنکر کرتے ہیں ۔ پس جب حقیقت تعزیہ پرستی کی یہ ہے تو اس کے شرک ہونے میں کیا شک وشبہ باقی رہا ۔ ان تعزیہ پرستوں نے اپنی پرستش کے لیے ایک نشانی ٹھرالیا ہے ۔ اب یہ تعزیہ بھی ایک فرد نصاب کا ہے اور پوجنا نصب کا حرام ہے پس تعزیہ بنانا اور پوجنا اس کو بھی حرام ہوا ، حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۃ مائدۃ میں

یٰأَیُّہَا الَّذینَ ءامَنوا اِنَّمَا الخَمرُ وَالمَیسِرُ وَالأَنصابُ وَالأَزلٰمُ رِجسٌ مِن عَمَلِ الشَّیطٰنِ فَاجتَنِبوہُ لَعَلَّکُم تُفلِحونَ ٩٠ ... سورة المائدة

ترجمہ : اے جو لوگ ایمان لائے ہو سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کی ناپاک ہیں کام شیطان کے سے پس بچو اس سے تو تم فلاح پاؤ

اور معنی انصاب کے صحاح جوہری میں یوں لکھا ہے

النصب ما نصب فعبد من دون اللہ انتہی

یعنی جو چیز گاڑھی جاوے اور اس کی پرستش کی جاوے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور المصباح المنیر میں ہے : النصب لضمتن حجر نصب وعبد من دون اللہ وجمعہ انصاب انتہی

یعنی جو پتھر کہ گاڑا ہو جائے اور اس کی عبادت کی جائے سوائے اللہ تعالیٰ ۔

اور مجالس الابرار ومسالک الاخیار میں ہے ۔   فالانصاب جمع نصب بضمتین او جمع نصب بالفتح والسکون وہو کل ما نصب وعبد من دون اللہ تعالی من شجر او حجر 'او قبر' وغیر ذلک 'والواجب ہدم ذلک محواثرہ

پس دیکھو کہ حافظ ابن قیم اور صاحب مجالس الابرار نے صاف لکھ دیا' کہ جو چیز پوجی جاوے اللہ تعالیٰ کے سوائے خواہ کوئی درخت ہو' یا پتھر ہو' یا کسی کی یا لکڑی ہو' یا جو چیز مثل اس کے ہو ۔ سب نصب میں داخل ہے اس کا توڑ دینا واجب ہے ۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے برائی شراب اور انصاب اور جوا تینوں کی ایک ہی جگہ بیان فرمایا اور تینوں کو نجس وکام شیطان قرار دیا ۔ اور تعزیہ کا یعنی اس کو سجدہ کرنا اور اس سے انواع وقسام کی مدد چاہنا اظہر من الشمس ہے ۔

پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو توڑ دیں اور خاک سیاہ کر دیں ۔ دیکھو جب جناب رسول اللہ ﷺ سال فتح مکہ میں' مکہ معظمہ کو تشریف لے گئے آپ اندر بیت اللہ داخل نہ ہوئے بسبب اس کے کہ بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ تصویریں رکھی تھیں کہ جن میں تصویر حضرت ابراہیم واسمعیل علیہم الصلوۃ والسلام کی بھی تھی' آپ نے حکم دیا کہ وہ سب تصویریں نکالی جاویں ، اور توڑ دی جاویں' چنانچہ وہ تصویریں نکالی گئیں آپ ان تصویروں کو لکڑی سے مارتے تھے ۔ اور کسی تصویر کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے پس سب بت گرتے جاتے تھے' اور جو تصویریں کہ دیواروں پر منقش تھیں ان کو پانی سے دھو دینے کا حکم دیا ۔ جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں ہے ۔

ن عبداللہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وحول البیت ستون وثلث مائۃ نصب فجعل یطعنہا بعود فی یدہ ویقول جاء الحق وزہق الباطل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں دن فتح کے ۔ اور چاروں طرف بیت اللہ کے تین سو ساٹھ تصویریں تھیں' پس آپ ٹھوکر لگانے لگے ان تصویروں کو ایک لکڑی سے' جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور فرماتے تھے کہ آیا حق اور گم ہوا باطل اور پھر نہ لوٹے گا باطل ۔

اور بھی صحیح بخاری میں ہے

نِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُمَا قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَن يَدخُلَ البَيتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخرِجَت، فَأَخرَجُوا صُورَةَ إِبرَاهِيمَ، وَإِسمَاعِيلَ فِي أَيدِيهِمَا الأَزلاَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : «قَاتَلَهُمُ اللَّهُ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو اندر خانہ کعبہ کے داخل ہونے سے انکار فرمایا اس حالت میں کہ اس میں مشرکین کی معبودیں ہوں' پس حکم ان کے نکالنے کا دیا ، پس وہ سب معبودیں (جو کہ تصویریں تھیں) نکالے گئے پس انھیں تصویروں میں حضرت ابراہیم واسماعیل علیہم السلام کی بھی تصویر تھی' اور ان دونوں کے ہاتھوں میں تیر فال کی تھی' پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت مشرکوں پر ۔

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہیں

قَالَ : وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَوسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ القَوسِ، فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطعُنُهُ فِي عَينِهِ، وَيَقُولُ : { جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ }

کیا ابوہریرہ نے اور ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کے کمان تھی ۔ اور آپ پکڑے ہوئے تھے سرے کو کمان کے ۔ پس جبکہ آتے تھے بت کے پاس اس کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے ۔ اور فرماتے کہ آیا حق اور گم ہوا باطل

اور صحیح ابن حبان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ میں مروی ہے ۔

فلیسقط الصنم ولا یمسہ یعنی ٹھوکر لگانے سے بت گر جاتا تھا ۔ اور آپ اس کو دست مبارک سے چھوتے نہیں ۔

اور طبرانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے ۔

فلم یبق وثن الاسقط علی قفاہ مع انھا کانت ثابتۃ بالارض قد شد لھم ابلیس اقدامھا بالرصاص

یعنی پس نہیں باقی رہا کوئی بت مگر یہ کہ کٹ کر گیا باوجود اس کے وہ بت سب زمین میں گڑے ہوئے تھے' اور شیطان نے ان کے پیروں کو رانگا سے جکڑ دیا تھا ۔

اور ابوداؤد نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے

ن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام عمر بن الخطاب وھو بالبطحاء ان یاتی الکعبۃ فیمحو کل صورۃ فیھا فلم یدخلھا حتی محیت الصور وکان کم ھوالذي اخرجھا

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ بطحاء میں تھے' کہ جاویں کعبہ میں اور مٹا دیں تصویروں کو جو وہاں ہوں پس نہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کعبہ میں یہاں تک کہ صورتیں مٹا دی گئیں' اور جو صورتیں ذی جسم تھیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باہر نکالا کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں

والدي یظھر انہ محا ما کان من الصور مدھونا مثلا واخرج ما کان مخروطا

ترجمہ : سب روایتوں کو ملانے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو صورتیں منقش کی ہوئی تھیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مٹا دیا ۔ اور ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مٹا دیا، اور جو تراش کے بنائی گئی تھیں یعنی ذی جسم تھی اس کو باہر نکال دیا ۔

واخرج ابوداؤد والطیالسی

ن اسامۃ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فرای صورا فدعا بدلو امن ماء فاتیتہ بہ فضرب بہ الصور وسندہ جید

ترجمہ : کہا اسامہ نے گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کعبہ میں پس دیکھا آپ نے بہت سی صورتیں پس ایک ڈول پانی مانگا ، ہم نے لادیا' پس آپ چھینٹ آپ نے ان صورتوں پر ۔ پس جب وہ تصویریں جن میں تصویر حضرت ابراہیم واسمعیل علیہم السلام کی بھی تھی رسول اللہ ﷺ نے باقی نہیں رکھا ۔ بلکہ تصویریں ذی جسم کو توڑ دیا' اور ذی نقش کو پانی سے دھو دیا ۔ پس اب تعزیہ کے توڑ دینے میں کسی قسم کا تردد وشبہ باقی نہیں رہا کیونکہ ان تصویروں کی چونکہ پرستش ہوتی تھی اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کو توڑا' اور مٹا دیا' وہی وجہ بعینہ تعزیہ میں بھی موجود ہے' اور قطع نظر پرستش کے جس گھر میں تصویر ذی روح کی رہتی ہے' وہاں فرشتہ رحمت کے نہیں آتے ہیں ۔

جیسا کہ تمام کتب احادیث اس سے مالامال ہے ۔

اور فتح الباری میں ہے :

كَانَت تَمَاثِيلُ عَلَى صُوَرٍ شَتَّى فَامتَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن دُخُولِ البَيتِ وَهِيَ فِيهِ لِأَنَّهُ لَا يُقِرُّ عَلَى بَاطِلٍ وَلِأَنَّهُ لَا يُحِبُّ فِرَاقَ المَلَائِكَةِ وَهِيَ لَا تَدخُلُ مَا فِيهِ صُورَةٌ انتهى

یعنی تھیں وہ تصویریں مختلف صورتوں کی پس باز آئے رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے داخل ہونے سے درحالیکہ وہ تصویریں بیت اللہ میں رہیں' کیونکہ رسول اللہ ﷺ امر باطل پر سکوت نہیں فرماتے' اور اس سبب سے کہ آپ نہیں دوست رکھتے ہیں فرشتوں کی جدائی کو' اور فرشتے نہیں داخل ہوتے اس جگہ جہاں تصویر ہو پس جس جگہ تعزیہ وغیرہ صورت ذی جان کی ہو وہاں فرشتے نہیں آتے ہیں۔

تمامی ممالک ہندو وغیرہ میں جہاں جہاں تعزیہ داری ہوتی ہے ہزاروں در ہزار آدمی شرک میں گرفتار رہتے ہیں، کوئی ترقی مال و دولت کوئی صحت مریض' کوئی کچھ اور کوئی کچھ' اور ایسی عظمت و تعظیم جو خاص واسطے باری تعالیٰ کے لائق ہے کرتے ہیں' اور سمجھتے ہیں کہ ذرا سا بے ادبی کرنے میں قہر و بلا نازل ہونے لگے گی' اب اے غافل لوگ تم سب متنبہ اور ہوشیار ہو جاؤ کہ تم لوگ کیسے گناہ عظیم میں مبتلا ہو ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

حصر ہے ایاک نعبد نستعین　　　　استعانت غیر سے لائق نہیں

اور فرمایا　فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

پس نہ ٹھہراؤ اللہ کے ساجھی اور تم جانتے ہو کہ اللہ کے برابر کوئی نہیں ہے

اور فرمایا　اعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا

اور عبادت کرو اللہ کی اور مت ٹہراؤ اس کے ساتھ شریک

اور فرمایا　اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

تم لوگ ایسی چیز کو پوجتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے ضرر اور نفع کا اور فرمایا　وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ　وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اور اگر پہنچادے اللہ تجھ کو کوئی مصیبت نہیں دور کرنے والا اس کو سوائے اللہ کے اور اگر پہنچائے اللہ بھلائی' پس وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور فرمایا　وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰـھًا وَّاحِدًا　لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

اور حکم یہی ہوا تھا کہ بندگی کریں ایک اللہ کی نہیں کوئی قابل عبادت کے مگر وہی اور فرمایا

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ

حکم کیا اللہ پاک نے کہ نہ عبادت کرو مگر اسی کی

اور فرمایا　اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ　اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ

بھلا جو پیدا کرے برابر ہے اس کے جو کچھ نہ پیدا کرے تم لوگ کچھ نہیں سوچتے ہو

اور فرمایا　وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَھُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْئًا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسوں کو جو مختار نہیں ان کی روزی کی آسمان اور زمین سے کچھ' اور نہ مقدور رکھتے ہیں

اور فرمایا　ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ　لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ　فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ

کوئی ہے بنانے والا اللہ کے سوا روزی دیتا تم کو آسمان اور زمین سے کوئی حاکم نہیں مگر وہ پھر کہاں الٹے جاتے ہیں

اور فرمایا　لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ

ترجمہ مت سجدہ کرو آفتاب کو اور چاند کو، اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے آفتاب اور چاند کو بنایا۔ اگر ہو تم اللہ کو پوجتے

اور فرمایا　وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا

ترجمہ پکڑا لوگوں نے سوائے معبودوں کو جو نہیں بناتے کچھ چیز اور خود بنائے گئے ہیں اور نہیں مالک اپنی جان کے نقصان و نفع کے اور نہیں مالک مرنے کے نہ جینے کے اور نہ جی اٹھنے کے۔

اور فرمایا　لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ　یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ　اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

ترجمہ اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں کی' اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق کی، کشادہ کرتا ہے رزق کے واسطے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے اور ہر چیز کو جاننے والا ہے

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ

اور جن کو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے مالک نہیں ایک چھلکے کے

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ٤٩ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

اللہ ہی کو بادشاہت آسمانوں اور زمین کی پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔ دیتا ہے جس کو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہے ان کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ یشک وہی ہے جاننے والا قدرت والا

اور فرمایا

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰہِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ

اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ نفع پہنچا سکے تجھ کو، اور نہ ضرر پہنچا سکے پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو ظالموں میں ہے

اور فرمایا قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ

تو کہہ غیب نہیں جانتا آسمانوں اور زمین کا کوئی رہنے والا سوائے اللہ کے

اور فرمایا لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰہُ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰہِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰہُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰہُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ

اور جو تو ان سے پوچھے کس نے بنائے آسمان اور زمین ۔ تو کہیں اللہ نے ، تو کہہ بھلا دیکھو تو جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف کیا وہ ہیں کہ کھول دیں تکلیف اس کی یا وہ چاہیے مجھ پر مہر وہ ہیں کہ روک دیں اس کی مہر کو مجھ کو بس ہے اللہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے

اور فرمایا إِنَّ اللّٰہَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

اور اللہ ہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

اسی کے پاس کنجیاں ہیں غیب کی ، اس کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا ۔ اور اسی مضامین کی اور ہزاروں آیتیں ہیں 'جن سے یہ بات ثابت ہے کہ شدید اور مصیبتوں کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے ، اور اسی سے استعانت 'ومدد 'وطلب روزی واولاد 'وصحت امراض کرنا چاہیے اور اس کے سوائے کسی کو خواہ انبیاء اولیاء وقطب ہوں علم غیب حاصل نہیں ، کہ شداید کے وقت جب وہ پکارے جاویں تو وہ سنیں اور مدد کریں ۔ اور ان کو ذرا بھی اختیار حاصل نہیں ۔ کہ کسی کو کچھ نفع نقصان پہنچائیں 'تعزیہ پرستوں 'وقبر پرستوں نے خالق ومخلوق کو برابر کر دیا ، بلکہ مخلوق سے زاید ڈرنے لگے ، اور اللہ تعالیٰ کی کچھ قدر نہیں پہچانتے ۔

مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِهِ ان لوگوں سے اور مشرکین مکہ سے کچھ فرق نہیں مشرکین مکہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک جانتے تھے کہ اولاد ورزق وہی دیتا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ لوگ اپنے بتوں کے عظمت وتعظیم مثل خدائے تعالیٰ کی کرتے تھے اور ان سے مدد واستعانت چاہتے تھے اور ان کو پوجتے 'اور کہتے کہ واسطے حصول تقرب الٰہی ان کو پوجتے ہیں ۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰہِ زُلْفَىٰ

نہیں عبادت کرتے ہم ان کو 'مگر تو کہ نزدیک کریں ہم کو اللہ کے نزدیک کرنے کر وہی حال قبر پرستوں اور تعزیہ پرستوں کا ہے 'کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو خالق ورازق جانتے ہیں اور بزرگوں سے بھی مدد واستعانت چاہتے ہیں ۔ اور ان کی قبروں پر سجدہ اور طواف کرتے ہیں ، اور اوپر آیات قرآنیہ سے ثابت ہو چکا کہ عبادت غیر اللہ کی حرام وشرک ہے ۔

اب جاننا چاہیے کہ طلب اعانت ومدد دعا بھی ایک فرد عبادت ہے ۔ جیسا کہ تفسیر نیشاپوری میں ہے

قال جمهور العلماء ان الدعاء من اعظم مقامات العبودية

کہا سارے علماء نے کہ تحقیق دعا مانگنا بہت بڑی عبادتوں میں ہے ۔ اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے

الاستعانة نوع تعبد

مدد کرنا ایک قسم کی عبادت ہے

اور بھی تفسیر نیشاپوری میں ہے

حقیقة الدعاء استدعاء العبد ربه جل جلاله والاستداد والمعونة انتهى

اصل معنی دعا کے یہ ہے کہ حاجت اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔ اور نصاب الاحتساب میں ہے اذا سجد لغیر اللہ یکفر لان وضع الجبهة علی الارض الا من یجوز الا اللہ تعالی

ترجمہ: سوائے اللہ تعالی کے اور کسی کو سجدہ کرنے سے کافر ہوجاتا ہے اس واسطے کہ رکھنا پشانی کا زمین پر جائز نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے واسطے اور ایسا ہی تفسیر کبیر میں بذیل آیۃ کریمہ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ کے ہے۔

اور ایسا ہی ہے شرح مرقاۃ ملا علی قاری میں، بشرح حدیث لعن اللہ یہود والنصاری میں

اب یہ سب بیان ماسبق سے تعزیہ پرستی کا شرک ہوناثابت ہوا۔ اور مشرکین کے حق میں یہ وعید نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ

تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے اس کو جو شریک اس کا پکڑے اور بخشتا ہے شرک کے سوا جس کو چاہے

اور فرمایا

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ

مقرر جس نے شرک کیا اللہ کا سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت' اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور کوئی نہیں ظالموں کا مدد کرنے والا

اور فرضا اگر کوئی شخص تعزیہ وغیرہ بہ نیت پرستش وعبادت وتعظیم بغیر اللہ کے نہ بناوے بلکہ اپنے زعم فاسد میں ماتم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ قرار دے یا صرف بنا بر رسم ورواج طمع دنیاوی کے بنادے تب بھی گناہ کبیرہ ہونے سے خالی نہیں' اس لیے کہ اگرچہ وہ اس کی پرستش نہیں کرتا۔ مگر وسیلہ پرستش تو ہے' دوسرے جاہل اس کی پرستش کریں گے' اور خود وہ شخص بدعتیوں میں داخل ہوا کیونکہ اس طرح پر تمثال وصورت قائم کرکے ماتم کرنا حرام وبدعت ہے' نہ تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوا۔ نہ صحابہ کے زمانوں میں پایا جاتا۔

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ» اور فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے جس نے میری اس دین میں نکالا وہ چیز جو کہ دین میں نہیں ہے پس وہ چیز مردود ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَبَى اللَّهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ» رواہ ابن ماجہ

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدعتیوں کا عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنے بدعت سے توبہ نہ کریں

وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ یدع بدعتہ رواہ الطبرانی باسناد حسن

، اللہ تعالیٰ بدعتیوں کی توبہ کو قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کریں

وعن ابراہیم بن یسرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم ومن قر صاحب بدعۃ فقد اعان ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عظمت وتوقیر بدعتیوں کی کیا، اس نے اسلام ڈھانے پر اعانت کیا۔

اور ہر تقدیر صورت ثانیہ کے یعنی بناء بر اسم ورواج کے تعزیہ بنانا یہ بھی مصیبت میں داخل ہے، کیونکہ یہ فعل اس کا معین علی الشرک ہے' اور پابندی رسم ورواج کی درباب امور شرکیہ کے خود شرک ہے۔ اور وہ داخل ہے اس آیت کریمہ میں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

ترجمہ: اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتار اللہ نے کہتے ہیں بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنے۔

پس ہر تعزیہ پرستوں کو لازم وواجب ہے کہ تعزیہ بنانے اور تعزیہ کی پرستش سے توبہ کریں' اور عذاب آخرت اپنی گردن میں نہ لیں' اور جو آدمی بعد توبہ کرنے کے تعزیہ پرستی سے' پھر مرتکب اس کا ہوا۔ اور تعزیہ پرستی شروع کیا، اس شخص کا وہی حکم ہے جو کہ تصریحاً اوپر بیان ہوا اور وہ انھیں صورتوں میں داخل ہوا العیاذ باللہ

اور جو لوگ اپنے کو سنی کہتے ہیں ان کو تعزیہ پرستوں کے ساتھ اتحاد ومحبت رکھنا گناہ ہے' اور جائز نہیں کہ ان کے جلسے میں شریک ہوں' اور نہ ان کی دعوت کریں' بلکہ انکی اس فعل شنیع پر مزاحمت کریں ورنہ انھیں تعزیہ پرستوں کے ساتھ یہ بھی قیامت میں اٹھائے جائیں گے اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت کہ بلاویں طرف بھلائی کے' اور حکم کریں ساتھ اچھی چیز کے' اور منع کریں بری بات سے' اور یہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہیں۔ اور فرمایا كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

ہو تم بہتر امت' جو نکالے گئے ہو واسطے لوگوں کے، حکم کرتے ہو ساتھ اچھی باتوں کے، اور منع کرتے ہو برائی سے

«عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ»

ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مت ساتھ کر کسی کا سوائے مومن کے۔ اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیزگار کو۔

یعنی بدکاروں کی دعوت نہ کرے اور ان کی صحبت میں نہ بیٹھے۔ نہ ان کے ساتھ خلط ملط رکھے۔ ورنہ ان کی عادتیں اس میں بھی اثر کریں گی۔

قال الخطابی ہذا اس فی طعام الدعوة دون طعام الحاجة' وانما حذر من صحبة من لیس لیبقی وزجر عن مخالطته ومواکلته لان المطاعة توقع الالفة والمودة فی القلوب یقول لا تولف من لیس من اہل التقوي والورع ولا تتخذہ جلیسا تطاعمه وتنادمه انتہی

حاصل ترجمہ علامہ خطابی کے یہ ہے کہ بدکاروں کی دعوت نہ کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بدکاروں کے ساتھ رہنے کو' اور میل جول رکھنے کو' اور ان کے ساتھ کھانے پینے کو اس واسطے منع فرمایا کہ ان لوگوں سے دوستی، ومحبت نہ ہوجائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ» رواہ ابوداود والترمذی وحسنہ وصححہ الحاکم

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کسی سے دوستی کرنا یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کرے، ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرلے' پھر اس کے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے

وعن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب رجل قوما الا حشر معھم رواہ الطبرانی والاوسط باسناد وجید

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ قیامت میں اٹھایا جائے گا۔

وعن جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیھم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیر وا علیہ فلا یغیر واالا اصابھم اللہ بعقاب من قبل ان یموتوا

ترجمہ: جریر سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم میں برے کام کیا کرتا ہو اور قوم والے باوجود قدرت کے اس کو اس کے کام نہ بگاڑیں ' تو اللہ اپنا عذاب ان پر ان کے موت سے پہلے ہی پہنچاتا ہے۔

، معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چھوڑدینے کے سبب سے دنیا میں بھی عذاب اترتا ہے، اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: يَا هَذَا، اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ"، ثُمَّ قَالَ: {لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ [ص: 122] عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ} إِلَى قَوْلِهِ {فَاسِقُونَ} رواہ ابوداود

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی خرابی کو بنی اسرائیل میں پڑی یہ تھی 'کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اس سے کہتا خدا سے ڈر۔ اور اپنی حرکت سے باز آ کیونکہ یہ درست نہیں ہے۔ پھر جب دوسرے دن اس سے ملتا تو منع نہیں کرتا ان باتوں سے اس لیے کہ شریک ہوجاتا اس کے کھانے اور پینے اور بیٹھنے میں یعنی جب صحبت ہوتی اور کھانے پینے کا مزہ ملتا تو امر بالمعروف چھوڑدیتے ' پھر جب ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی بعضوں کے دلوں کو بعضوں کے ساتھ ملادیا

وعن حذیفة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذي نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف وتنہون عن المنکر اولیوشکن اللہ یبعث علیکم عقامنہ ثم تدعونہ فلا یستجب لکم ورواہ الترمذي وقال حسن غریب

ترجمہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ تم لوگ حکم اچھے کام کا کرو اور بری بات سے روکو' یا یہ کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم لوگوں پر عذاب اپنے طرف سے، پھر تم لوگ پکاروگے اس کو، پس نہیں قبول کرے گا تمہاری دعا کو

حاصل کلام یہ ہے کہ ان احادیث مذکورہ بالا وآیات قرانیہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بدعتیوں اور بدکاروں کے ساتھ محبت ودوستی وکھانا پینا نہ رکھے۔ اور انہ ان کے برے کاموں اور بدعتوں پر راضی ہو، اور نہ ان کی شرکت دے ورنہ عذاب الہی میں گرفتار ہوگا، واللہ اعلم بالصواب حررہ ابوطیب محمد ائمہ شمس الحق عظیم آبادي عفی عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ

فی الواقعہ تعزیہ پرستی شرک ہے اس سے توبہ کرنا فرض ہے اور مشرکوں سے خلط ملط رکھنا بھی معصیت ہے۔ حررہ محمد اشرف عفی عنہ عظیم آبادی

محمد اشرف

تعزیہ داری شرک وکفر ہونے کے علاوہ خاص بے عزتی وبے حرمتی وتوہین حضرت امام کی ہے کوئی آدمی اپنے آبا کی نقل بنانے کو پسند نہیں کرتا ہے تو امام صاحب کی نقل بنانا کس طرح پسند ہوسکتی ہے۔ نوراحمد عفی عنہ عظیم آبادی

یشک تعزیہ بنانا یا اس کی مدد اور کوشش کرنا شرک وبدعت ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس سے بچے اور توبہ کرے اور اس کے مٹانے میں جان ومال سے کوشش کرے حضرت شیخ قطب الدین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اپنی کتاب غنیة الطالبین میں بدعتی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

وان لایکاثر اہل البدع ولا یدا ینہم ولایسلم علیہم لان اماما احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ قال من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم تحابوا ولایجالسکم ولایقرب منہم ولا یہنیہم فی الاعیاء واوقات السرور ولایصلی علیہم اذاماتوا ولایترحم علیہم اذاذکروابل یبانہم ویعادہم فی اللہ عزوجل معتقدا ابطلان مذہب اہل بدعۃ محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر وروي عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من نظر الی صاحب بدعۃ بغضالہ فی اللہ قلبہ امنا وایمانا ومن انتہر صاحب بدعہ بغضالہ فی اللہ امنہ اللہ یوم القیامۃ ومن استحقر صاحب بدعۃ رفعہ اللہ تعالیٰ فی الجنۃ مائۃ درجۃ ومن لقیہ لبشر او بمایسرہ فقد استخف ما انزل اللہ تعالیٰ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی مغیرۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ عزوجل ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ وقال فضل بن عیاض من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نورالایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ میغض لصاحب بدعۃ رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ واذارایت بتدعا فی طریق فخذ طریقا آخر وقال فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ سمعت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ یقول من تبع جنازۃ بتدلم یزل فی سخط اللہ تعالیٰ حتی یرجع وقد لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المبتدع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا اواوي محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین ولایقبل اللہ منہ اصرف والعدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل النافلۃ وعن ابی ایوب السختانی رحم اللہ انہ قال اذاحدثت الرجل بالسنۃ فقال دعنا من ہذا وحدثنا فاعلم انہ مال

بدعتیوں سے دوستی اور مصاحبت نہ رکھے اور نہ ان کے طریقے پر چلے اور نہ ان لوگوں کو سلام کرے اس واسطے کہ ہمارے ے سر دار احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے سلام کیا بدعتی کو تحقیق اس نے درست رکھا اس کو (کیونکہ سلام وکلام موجب زیادتی محبت ہے) موافق نبی ﷺ کے کہ ظاہر کرو سلام کو آپس میں تو کہ محبت ہو تم لوگوں میں ۔ اور بدعتیوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ ان ان لوگوں سے نزدیک ہووے اور نہ ان لوگوں کی خوشی میں مبارکباد دے اور جب وہ لوگ مرجائیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور جب ان لوگوں کا ذکر ہو تو رحم نہ کیا جائے ان پر بلکہ دور کیا جائے رحمت سے اور عداوت رکھے ان سے اللہ جل شانہ کے واسطے یہ برتاؤ ان کے ساتھ اس واسطے کرے کہ ان کی مذہب کا بطلان اس کی اعتقاد میں آجاوے اور بہت بڑے ثواب اور بڑی مزدوری کا امیدوار ہے ۔ اور نبی ﷺ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ جس نے بدعتی کو اللہ کے واسطے بغض سے دیکھا تو اللہ جل شانہ اس کے دک کو ایمان اور امن سے بھر دیتا ہے اور جس نے بدعتی کو اللہ کے واسطے جھڑکا قیامت کے دن اللہ جل شانہ اس کو امن میں رکھے گا اور جس نے بدعتی کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت میں سو درجہ بلند کرے گا اور جس نے بدعتی سے خوشی سے ملا تحقیق ہلکا جانا اس چیز کو کہ اتارا اللہ جل شانہ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر ۔ ابو مغیرہ وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا اللہ عزوجل نے کہ بدعتی کا عمل قبول کرے یہاں تک کہ بدعت کو چھوڑدے اور کہا فضیل بن عیاض نے جس نے محبت رکھا بدعتی سے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو نیست کردے گا اور نور ایمان کو اس کے دل سے نکال دے گا اور جب جان لیا اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو کہ بغض رکھنے والا ہے بدعتی سے امید کرتا ہوں اللہ سے کہ اس کے گناہ کو معاف کرے اگرچہ عمل اس کا کم ہو اور جب دیکھے تو بدعتی کو ایک راستے پر چلتے ہوئے تو دوسرے راستے سے جا ۔ اور کہا فضیل بن عیاض نے سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بدعتی کے جنازے میں گیا ہمیشہ اللہ کے عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ لوٹ آوے اور تحقیق لعنت کی نبی ﷺ نے بدعتی پر ' نبی ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہ دی ، اس پر اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ فرض اور نفل عبادت اس کی قبول نہیں کرتا اور ابی ایوب سختیانی سے روایت ہے کہ کہا جب کسی آدمی سے بیان کرے تو سنت (یعنی حدیث نبوی اس کے سامنے پیش کرے) پس وہ جواب یوں دے کر چھوڑ میرے پاس حدیث کا بیان کرنا اور بیان کر وہ چیز جو کہ قرآن میں ہے پس جان کہ وہ شخص گمراہ ہے ۔ اس لیے کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو قرآن شریف کے مخالف سمجھتا ہے پورا ہوا ، ترجمہ غنیہ الطالبین کا کتبہ العاجز ابو ظفر محمد عمر صانہ اللہ عن کل شر و ضر ریوم البعث والنشر

یشک تعزیہ داری شرک ہے اور تعزیہ پرست مشرک ہیں اور مشرکین مکہ سے بدرجہ بڑھ کر اس لیے کہ وہ لوگ مصیبت واضطرار کے وقت خاص اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے اور اپنے معبودوں کو نہیں پکارتے تھے اور یہ لوگ یعنی تعزیہ پرستان وگور پرستان وغیرہ ہمصیبت واضطرار کے وقت بھی اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرتے بلکہ ان کا شرک س اس وقت اور زیادہ ہوجاتا ہے اللہ توفیق توبہ نصیب کرے آمین ابوالفضل عبدالرحمان البہاری عظیم آبادی عفا اللہ عنہ ۔ المجیب حررہ غلام رسول انفجابی

اس میں شک نہیں کہ تعزیہ داری شرک جلی وکفر ہے فورا اس سے توبہ کرے ورنہ مشرکین کے لیے ہرگز بخشایش نہیں ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے صاف فرمایا ۔

(اِنَّ اللّٰہَ لَایَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ (کتبہ محمد حاذق بہاری

قال اللہ تعالیٰ لَاتُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاتشرک باللہ وان قتلت ادحرقت

واقعی دیار ہند میں تعزیہ پرستی شرک جلی ہے جمیع اہل اسلام موحدین سنیین پر تعزیہ پرستوں سے ترک سلام کلام اور ترک معاملات اور ترک مناکحت لازم واجب ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں جب تک توبہ نصوص اس کفر سے نہ کریں ۔ حررہ محمد حسین الدہلوی عفا عنہ ۔

جواب صحیح ہے ۔ قادر علی مدرس مدرسہ حسین بخش پنجابی

یشک تعزیہ داری گمراہی ہے چنانچہ حضرت مولانا شاہ عندالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے تفسیر عزیزی میں بایں عبارت کہ ملائکہ س وارواح انبیاء واولیاء اور پردہ صور وتماثیل وقبور وتعزیہا معبود سازندن بیان فرمایا ہے واللہ اعلم بالصواب ۔ حررہ الفقیر محمد عبدالغفار عفی عنہ البنارسی

ان ھذا الجواب قرین بالحق والصواب حررہ الراجی غفور رب الاناسی ابو منصور محمد عبدالغفور بنارسی

واقعی امر یہ ہے کہ تعزیہ داری بت پرستی سے کسی طرح کم نہیں ہے بت پرستوں سے مرادیں مانگتے ہیں ان پر شیرینی پھول چڑھاتے ہیں ۔ تعزیہ پرست تعزیہ پر پھول شیرینی شربت مالیدہ چڑھاتے ہیں بھلا غور کرنے کا مقام ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا ۔ حالانکہ جابجا قرآن میں بھی حکم ہے کہ سوائے اللہ کے کسی دوسرے کو مت پوچھو ۔ ماسوائے اس کے دوسرے سے مددمت مانگو اے تعزیہ پرستوں توبہ کرو طریقہ اسلام جس کی تعلیم اللہ ورسول نے کی ہے ۔ سیکھو ماعلینا الاالبلاغ حررہ محمد سعید عفی عنہ

التحقیقات العلی باثبات فرضیۃ الجمعۃ فی القری (یہ رسالہ مطبع احمدی پٹنہ سے 1309ھ میں شائع ہوا تھا دوسری بار لاہور میں ایک مجموعے ک اندر چھپا اس کا قلمی نسخہ خدابخش لائبریری میں زیر رقم 3180/3 موجود ہے جس سے مقابلہ کرلیا گیا ہے بعض حواشی اور کتابوں کے حوالے مولانا عطاء اللہ بھوجیانی کے قلم سے ہیں)

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص186

محدث فتویٰ